بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

سورۃ الاحزاب کی آیت 56 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں
اے ایمان والو! تم بھی ان پر صلوٰۃ و سلام بھیجو اور خوب بھیجو)

Siddiqui Publications

اس فرمان خداوندی میں سرکارِ دوعالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود وسلام کثرت سے پیش کرتے رہنے کا ہمیں واضح طور پر حکم ملتا ہے۔ اسی کے پیش نظر ہمارے اکثر بزرگوں نے صلوٰۃ و سلام کا پڑھنا اپنے روزمرہ کا معمول بنائے رکھا۔ نماز میں پڑھے جانے والے درود ابراہیمیؑ کے علاوہ مختلف الفاظ میں ہمارے اسلاف نے لاتعداد طریقوں سے رسول کریمؐ پر صلوٰۃ وسلام بھیجا۔ ان میں سے کچھ صلوٰۃ وسلام کتابی صورت میں محفوظ بھی ہوئے۔

ان ہی میں سے ایک کتاب مولانا الیاس برنیؒ کی "مِشْكٰوةُ الصَّلَوَاتْ" بھی ہے۔ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن سے تعلق رکھنے والے نامور پروفیسر برنی صاحب کا یہ مجموعہ 7 ابواب اور 150 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی اشاعت 1349ھ مطابق 1930ء میں ہوئی۔

اس کتاب کی اہم بات یہ ہے کہ مولانا صاحبؒ نے اولاً قرآن حکیم میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہے گئے الفاظ کو جمع کیا ہے۔ پھر بزرگان دین کے مشہور مجموعات سے صلوٰۃ و سلام کو منتخب کرکے ان کے الفاظ کو حوالوں کے ساتھ اس کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنے لفظوں میں بھی رسول کریمؐ کی خدمت میں درود و سلام کو پیش کیا ہے۔ ہر باب کے آخر میں دعا ہے جو یقیناً اس کا جز ہونا بھی تھا۔

13 صفحات کا یہ "انتخاب دَر انتخاب"، دراصل آج کل کی مصروفیات کے پیش نظر وقت کی ایک ضرورت سمجھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ ایسے جامع مجموعہ کا کچھ تو استفادہ کیے جانے کی غالباً یہی ایک صورت دکھائی دیتی ہے۔ اس مختصر درود کا پڑھنا روزمرہ کا ایک معمول نہ بن سکے تو کم از کم سال میں ایک دو بار کے لیے ہی سہی اسے ضرور پڑھنا چاہیے، یقیناً باعث برکت ہو گا۔

محمد عبدالاحد صدیقی

جولائی 2007ء

Siddiqui Publications